© rasailojaraid.com

حکومت سے قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں تعاون کی درخواست

بعنوان ''عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ باہمی خدشات، امکانات، تصادم اور ان کا حل اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی روشنی میں''

گرامی قدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب والا جیسا کہ آپ کے علم میں ہے ''انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ'' جو ۲۵۰ کالجز کے علوم اسلامیہ سے وابستہ اساتذہ کرام کی واحد نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے ۱۹۶۴ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی ۱۹۸۵ء میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی اس کے بعد سے اس کے باقاعدہ انتخابات ہورہے ہیں اس کا کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔5-2004ء اور 6-2005ء کے انتخابات میں نئے عہدیداران منتخب ہوئے۔ جنہوں نے سیاسی و ذاتی مفادات کی روش کے بجائے آئین کے مطابق سیمینارز، کانفرنسیں اور تصنیفی کام کا آغاز کیا۔ تنظیم کے قیام کا مقصد اسلامیات کی تدریس ونصاب میں بہتری لانا، اساتذہ کے تصنیفی وتدریسی ذوق کو بہتر بنانا اور تبلیغی فرائض کو ادا کرنے کے ساتھ اپنی ومعاشرہ کی اصلاح کرنا ہے۔

تنظیم کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا پروگرام ہے جس کا عنوان مندرجہ بالا ہے۔ ہمارے اس پروگرام کو صوبائی اور وفاقی سطح پر سراہا گیا ہے جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ہمارے اعلان کے (پانچ ماہ بعد) روزنامہ جنگ کراچی ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے وفاقی وزارت مذہبی امور کے اشتہار کے مطابق ربیع الاول ۲۰۰۶ء کی قومی وصوبائی سیرت کانفرنسوں کے لئے حکومت نے اسی موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ ہماری اس کانفرنس میں مسلم مفکرین کے ساتھ دیگر مذاہب (عیسائی، ہندو، بدھ، سکھ، پارسی وغیرہ) کے معروف ومستند اسکالرز واہل علم حضرات شام ہوں گے۔ یہ اسکالرز و محققین اپنی اپنی کتب مقدسہ اور اسوۂ انبیاء علیہم السلام کے تناظر میں عالمی قیام امن کیلئے تجاویز پیش کریں گے اور باہمی نفرت وبدگمانیوں کے اسباب کا جائزہ لینے کے ساتھ اس کا حل پیش کرتے ہوئے مشترکہ نکات کی نشاندہی کریں گے (جس کی ترغیب قرآن کی سورۃ آل عمران آیت ۶۴ میں دی گئی ہے) کانفرنس میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس کے اخراجات کا تخمینہ تقریباً سات لاکھ روپے ہے ان عظیم مقاصد کی تکمیل مں آپ کا تعاون درکار ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انجمن نے ۲۰۰۵ء کی صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے موقع پر عالمی قیام امن کیلئے قومی کانفرنس ۲۰۰۶ء کا اعلان کیا تھا جس کا موضوع ہے۔''عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ۔ باہمی خدشات امکانات اور تصادم اسوہ انبیاء علیھم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں'' وفاقی وزارت مذہبی امور نے ہمارے اس موضوع پر ۲۰۰۶ء میں قومی کانفرنس کا انعقاد کیا ہے اور چاروں صوبوں کو اس موضوع پر کانفرنسیں منعقد کرنے کا حکم دیا ہے جس سے ہمارے منتخبہ موضوع کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ہم جلد اس پر کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اور اس سلسلہ میں تجاویز تحریر فرمائیں۔

قومی کانفرنس پر اہل علم کی تجاویز و تأثرات

اہل علم نے جو تحریری تجاویز وتأثرات پیش کئے ہیں ارباب حل و عقد کی خدمت میں مختصراً پیش کئے جارہے ہیں

۱. ڈاکٹر حسام الدین منصوری

چیئرمین شعبہ اصول الدین جامعہ کراچی

ضرور انعقاد کیا جائے دامے، درمے قدمے، سخنے جس طرح کے تعاون کی ضرورت ہوگی میں تیار ہوں انشاءاللہ تعالیٰ

۲. مسز کلثوم زیدی

پروفیسر اسلامک اسٹڈیز عبداللہ کالج

نیک کاموں کے لئے کوشش کرنا بھی عبادت ہے۔میری نگاہ میں تبلیغ دین کی پہلی منزل اصلاح نفس، پھر تدبیر منزل اور اس کے بعد سیاست مدن ہے لہٰذا پہلے بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے اعمال کی اصلاح کرنی چاہئے پھر مسلمانوں کے درمیان اختلافات اور فاصلوں کو ختم کرنا چاہئے اس کے بعد غیر مذاہب کے لوگوں کو دعوت اسلام دیں تاکہ ہماری کوشش بارآور ثابت ہو مجموعی اعتبار سے سیرت کانفرنس بہت اچھی تھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ محمد الیاس رانا

معاشیات
یہ اہم ضرورت ہے اور ضرور یہ مکالمہ ہونا چاہئے لیکن خلوص اور صحیح روح کے ساتھ

٤۔ پروفیسر اقتدار نبی خان

سابق پرنسپل پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ کالج
اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے اور دنیا میں اس کے خلاف پروپیگنڈے کو رد کرنے کیلئے یہ انتہائی اہم ہے۔ یہ مزید قابل ستائش ہے

۵۔ سعید الرحمن خان

پروفیسر و پرنسپل قائد ملت کالج (شعبہ انگریزی)
اس موضوع پر ایسے لوگوں کو تقاریر کے لئے بلوائیں جنہوں نے مروجہ مذاہب اور موجودہ تقابل وکشمکش پر مطالعہ کر رکھا ہو۔ وہ ڈائس پر بھرپور تیاری کے ساتھ آئیں جس میں مناظرہ ومجادلہ نہ ہو بلکہ اعتدال اور ہمہ گیری موجود ہو

٦۔ محمد طیب خان سنگھاڑی

کومکس کامرس کالج
مندرجہ بالا موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے یقیناً یہ موقع ہے کہ اس جامع موضوع پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جائے اور سیر حاصل گفتگو کی جائے ایسی سیر حاصل گفتگو جو زندگی کے ہر ہر پہلو وشعبہ پر انفرادی واجتماعی اور قومی و بین الاقوامی ہر سطح کا احاطہ کرتی ہو۔ شکریہ
اس قسم کے پروگرام کو باقاعدگی سے منعقد کیا جائے تاکہ ایمان کی روح تازہ ہو سکے

۷۔ ڈاکٹر انصار الدین مدنی

ڈین فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز گریچ یونیورسٹی D.H.A
جب آپ جیسے معاملہ فہم اور عالمی حالات سے باخبر لوگ معاشرے میں کام کرنا شروع کرینگے تو یقیناً لوگ نہ صرف تقلید کے عمل سے گزریں گے بلکہ آپ کے علمی کاموں سے فائدہ بھی اٹھائیں گے آپ اس پر کانفرنس منعقد کریں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۸۔ رحمت اللہ

لیکچرار ایس ایم گورنمنٹ سائنس کالج کراچی

اس قسم کے کانفرنس اور جلسہ ملک کے دوسرے چھوٹے چھوٹے شہروں اور گاؤں میں منعقد کئے جائیں اسلام کا اصل پیغام دور دراز علاقوں تک پہنچ سکے

۹۔ ریحانہ تبسم فاضلی

ایسوسی ایٹ پروفیسر قرآن مجید کی تعلیم اور تاریخ اسلام

سیدھی اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس آیت کی روشنی میں ہمیں عمل کرنا چاہئے۔ لکم دینکم ولی دین تمہارے لئے تمہارا دین اور ہمارے لئے ہمارا دین کافی ہے۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ایسی اعلیٰ درجے کی عظیم کانفرنس ضرور کرتے رہیں

۱۰۔ مسز ماھیہ معین

ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین

تمام مکاتب فکر کی آراء مقالہ اور مضمون کی صورت میں منگوائیں ہر عمر کے خواتین بچے بچیاں مرد وغیرہ کو لکھنے کی دعوت دیں اور بڑے بڑے اسکالرز سے میٹنگ کریں پھر کانفرنس منعقد کریں

۱۱۔ سعیدہ پروین

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ معارف اسلامیہ سینٹ لارنس کالج

محترم آپ نے جس ذمہ داری سے یہ قدم اٹھایا ہے کہ بین المذاہب اتحاد قائم ہو اور اس سلسلہ میں جو کانفرنس منعقد کی یہ ایک خوش آئندہ قدم ہے ایسی کانفرنسیں منعقد ہوتی رہنا چاہئے

۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی

اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج قاسم آباد حیدرآباد

ان کانفرنسوں کا انعقاد انجمن اساتذہ کی طرف سے منعقدہ سیرت کانفرنس کی کامیابی کی واضح دلیل ہے۔ اس عنوان کے حوالہ سے ایسے جاذب اور تحقیقی مضامین ومقالہ جات تیار کئے جائیں تاکہ ان سے ایسا مواد حاصل ہو جس سے بین المذاہب ہم آہنگی بیدار ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳۔ ظفر اقبال بٹ

شعبہ اسلامک اسٹڈیز ریحان انٹرمیڈیٹ کالج کورنگی کراچی

یہ کوشش وقت کی اہم ضرورت ہے اور انجمن اساتذہ کا کردار روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اس جدوجہد میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے عہدیداران سب مبارک باد کے مستحق ہیں اور دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی کامیاب وکامران ہوں

اگر اسی توجہ اور جانفشانی کے ساتھ تحقیقی کام جاری رکھا گیا تو اساتذہ کرام کا سر فخر سے ضرور بلند ہوگا۔ انشاء اللہ

۱۴۔ پروفیسر کنھیا لال ناگپال

صدر شعبہ انگریزی ڈی.جی سائنس کالج کراچی

اس سے تبلیغ کی سود مند راہیں ملتی ہیں۔ تاثرات اور تقاریر نہایت عمدہ اور کار آمد ملیں۔ یہ مقالے ترویج علم واسلام کے لئے نہایت مثبت ہیں

یہ اور بڑے پیانے پر منعقد ہوں اور مزید محققین علماء ومقررین کی کوششوں سے مستفید ہوا جائے

۱۵۔ prof.Arjandas Advani

principal\ S.M Arts.Commerce College\ Commerce

popular muslim scholars of the city particularly, should be invited and no of listners be increased of the toppic mentioned above to be discassed at length in print televisonic media

۱۶۔ ڈاکٹر عبدالوحید اندھڑ

ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ عطامین شاہ ڈگری کالج روہڑی

یہ اچھا عمل ہے جس سے عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ۔ باہمی خدشات امکانات اور تصادم کا خاتمہ ہوگا۔

و اچھی روایت ہے اور اس قسم کے پروگرام کراچی کے علاوہ سندھ کے دیگر مرکزی شہروں میں بھی ہونے چاہئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۷۔ پروفیسر عبدالقادر عرف جمال ناصر چاچڑ

اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ آرٹس وکامرس کالج سکھر

اس طرح کی کانفرنس سے اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنے میں ہر عام وخاص کو آسانی ہو گی

۱۸۔ پروفیسر ڈاکٹر محمدادریس آزاد سومرو

شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج لاڑکانہ

موضوع نہایت اہم ہے چاروں صوبوں میں تو کیا بلکہ ضلعی سطح پر اس کانفرنس کا انعقاد کیا جائے تو اور بہتر ہوگا اگر ضلعی سطح پر انعقاد کرنا دشوار ہے تو کوشش کی جائے کہ ہر ضلع سے کم از کم تین تین محقق بلائے جائیں جو انگریزی سندھی اور اردو میں مقالے تحریر کریں

اندرون سندھ کم از کم ضلعی کالج میں انجمن علوم اسلامیہ کا ضلعی مکمل یونٹ قائم کیا جائے

۱۹۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو

مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ جام شورو (پروفیسر اسلامیات)

موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں کی جانے والی تمام مساعی وکوششیں اسلام کے صحیح تصور کو اجاگر کرنے میں مدد ملے گی

اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائیں اور مزید استقامت کی توفیق عطا فرمائیں

۲۰۔ رفعت منظور قدوائی

گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین لائنز ایریا صدر شعبہ معاشیات

صوبائی اور قومی سطح پر بہترین کاوشیں ہیں مگر ٹاؤن اور یونٹ کے لحاظ سے مختلف کالجوں میں بھی اس قسم کی تقریبات کا اہتمام ہونا چاہیے۔

۲۱۔ڈاکٹر خلیل احمد کورائی

اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج حیدرآباد

یہ کانفرنس ضرور منعقد کی جائے اور کیونکہ جمیع شرائع کا مرکزی نقطہ ایک ہے لہٰذا اس قسم کی معلومات منظر عام پر لائیں تاکہ ملحدین کا راستہ روکا جاسکے اور ان کی تمام سعی کو نیست و نابود کیا جائے

بحمدہ تعالیٰ آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔ لیکن اگر سندھ میں ضلع کی سطح پر اس تنظیم کے یونٹ قائم کیے جائیں تو اسلامیات اور عربی کے کافی اساتذہ سے رابطہ قوی ہو جائے گا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۲۔ محمد شعیب اختر

لیکچرار مطالعہ پاکستان

اس قسم کے پروگرامز کو کراچی کے تقریباً تمام گرلز کالجز میں منعقد کیا جائے اور کوشش اس بات کی ہو کہ اس قسم کے پروگرام میں افسران اعلیٰ کی شرکت کو یقینی بنایا جائے تا کہ شرکاء کانفرنس اور دیگر شریک کانفرنس نہ صرف اپنی تجاویز دیں بلکہ پروگرام کے مقاصد اور اہداف بھی بہتر طور پر حاصل ہوسکیں

۲۳۔ محمد حنیف

لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ آدمجی گورنمنٹ سائنس کالج

بیشک اسی طرح عالمی امن کیلئے کانفرنس ہونی چاہیئے تا کہ حقیقی الہامی اور آسمانی علوم اپنی مکمل روحانیت کیساتھ سامنے آئے اور صرف مادیت پر انحصار نہ ہو۔

لائق آفریں اور قابل تحسین ہیں وہ لوگ جو اس طرح کی کاوشوں کے ذریعے دنیائے عالم کے سامنے آخری نبی اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو حقیقی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں

۲۴. prof Rehana Anees

Principal/Govt Islamia College for women lines area

This worthy and noble service is a great service for the muslim Ummah of pakistan

Understanding Quran and to use Quran as a way living to be emphasized among people to Have better living and better understand among all religons

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلم حکمرانوں کی جانب سے غیر مسلم اطباء کی سرپرستی

غیر مسلم اطباء کا عُروج و اقتدار: عباسی دور میں اطباء کو جو اعزاز و مرتبہ حاصل ہوا تھا وہ بڑے بڑے امراء کو نصیب نہ تھا، منصور کا طبیب خاص جورجیس جندیسا پور کا افسر الاطباء اور یہاں کے شفاخانے کا افسر اعلیٰ تھا، منصور اس کو اتنا مانتا تھا کہ اس کو بلا روک ٹوک حرم تک میں آنے کی اجازت تھی، جورجیس ایک مرتبہ قیام بغداد کے زمانہ میں بیمار پڑا تو منصور نے اس کو اپنے قریب دار العامہ میں بلوالیا اور روزانہ خود اس کی عیادت کے لئے پیدل جاتا تھا، جب حالت زیادہ خراب ہوئی تو جورجیس نے وطن جانے کی اجازت چاہی، منصور نے اجازت دے دی اور اس سے کہا اگر تم اسلام قبول کرلو تو تمھارے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہوں، اس نے یہ ظریفانہ جواب دیا، امیر المؤمنین جہاں میرے آباواجداد ہوں گے وہیں رہنا میں بھی پسند کروں گا خواہ وہ جنت ہو یا دوزخ، یہ جواب سن کر منصور ہنس دیا، جورجیس کے بعد اس کا لڑکا بختیشوع باپ کا جانشین ہوا، یہ بھی بڑا با کمال طبیب تھا اس نے باپ سے زیادہ عروج حاصل کیا، ابن ندیم لکھتے ہیں کہ وہ فن طب کا جلیل القدر فاضل تھا، اس کو اپنے علمی کمال اور خلیفہ کے تقرب کی وجہ سے بغداد میں بڑا وقار حاصل تھا، ہارون رشید کے زمانہ سے لے کر متوکل کے زمانہ تک عباسی دربار سے وابستہ رہا اس نے طب کے ذریعہ اتنی دولت پیدا کی جس کی نظیر نہیں ملتی، عباسی خلفاء اپنے بھائیوں سے زیادہ اس پر اعتماد کرتے تھے۔ یہ بھی اپنے باپ کی طرح جندیسا پور میں رہتا تھا، ہادی نے اس کو اپنے لڑکے کے علاج کے لئے بلوایا تھا، ہارون کے زمانہ میں اس کو بڑا عروج حاصل ہوا، اس نے اس کو خلعت فاخرہ اور گراں قدر انعامات سے نوازا اور افسر الاطباء مقرر کیا۔

اس کا لڑکا، جبریل اعزاز و وقار اور خلفاء سے تقرب میں اپنے باپ سے بھی بڑھ گیا، ہارون کے زمانہ میں اس کو اتنا عروج حاصل ہوا کہ کسی امیر و وزیر کو بھی حاصل نہ تھا، ہارون نے عام حکم دیدیا تھا کہ اس کے متوسلین میں سے جس کو جو ضرورت پیش آئے وہ پہلے جبریل کے سامنے پیش کرے، وہ اس کی کسی سفارش کو رد نہیں کرتا تھا اس لئے فوجی افسر تک ضرورت کے وقت اسی کو وسیلہ بناتے تھے۔ ہارون کے بعد امین بھی اسی طرح مانتا تھا، اس نے ہارون سے بھی زیادہ اس کو انعام و اکرام سے نوازا، وہ اس کی حذاقت کا اتنا قائل تھا کہ اس کی اجازت کے بغیر کھانا نہ کھاتا تھا۔

امین کے بعد مامون کے زمانہ میں کچھ دنوں تک معتوب رہا، مگر اتفاق سے مامون بیمار پڑ گیا، بہت علاج کیا مگر کسی طبیب کے علاج سے فائدہ نہ ہوا، آخر میں جبریل کی طرف رجوع کیا، اس کے علاج سے شفا ہوئی، جس سے اس کا کھویا ہوا وقار پھر حاصل ہوگیا، اس کی ساری ضبط شدہ املاک واپس مل گئیں اس کے علاوہ مامون نے دس لاکھ درہم نقد عطا کیے اور اس کا مرتبہ اتنا بڑھایا کہ عام فرمان جاری کردیا کہ جس نئے عہدہ دار کا کسی منصب پر تقرر ہو تو وہ جبریل سے مل کر اپنی پر خدمت جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کو مختلف شعبوں سے جو تنخواہ نقد و جنس اور املاک ملتی تھیں ان کا کوئی حساب نہ تھا موت کے وقت جو املاک چھوڑی تھیں، اس کے علاوہ سات لاکھ اشرفی مذہبی کاموں کے لئے وقف کر گیا تھا، اس کی موت کے بعد مامون نے اس کے لڑکے بختیشوع ثانی کو وصیت پوری کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کے صرف سے بختیشوع نے ایک خانقاہ تعمیر کی اور اس میں راہبوں کو مقرر کر کے ان کے وظیفے مقرر کیے۔

جبریل کے بعد اس کا لڑکا بختیشوع ثانی اس کا جانشین ہوا، اس کو سب سے زیادہ عروج متوکل کے زمانہ میں حاصل ہوا، قفطی کا بیان ہے کہ متوکل کے زمانہ میں بختیشوع نے اتنی عظمت و شان حاصل کی کہ وہ لباس اور شکوہ و تجمل کے سامانوں میں خلیفہ کی ہمسری کرتا تھا، اس کے مصارف اتنے کثیر تھے کہ اس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اس خاندان کے دوسرے ارکان نے بھی بڑا عروج حاصل کیا مگر ان سب کی تفصیل بڑی طویل ہے۔ اخبار الحکماء اور طبقات الاطباء میں ان کے حالات موجود ہیں۔

اس خاندان کے علاوہ بعض دوسرے اطباء کا بھی بڑا رسوخ تھا، سلمویہ بن نبان اپنے دور کا بڑا درباری طبیب تھا اس کا اس کے دربار میں وہی درجہ تھا جو جبریل کا ہارون کے دربار میں تھا، معتصم اس کو اس قدر مانتا تھا کہ جب سلمویہ مرض الموت میں مبتلا ہوا تو معتصم اس کے پاس بیٹھ کر بہت رویا، اس کی موت کے دن کھانا نہیں کھایا، اس کا جنازہ اپنے محل میں منگوایا اور اپنے سامنے عیسائیوں کی رسم کے مطابق شمع اور بخورات جلوا کر نماز جنازہ پڑھوائی۔

ہندوستانی وید بھی اس زمانہ میں بغداد پہنچ گئے، ایک مرتبہ ہارون رشید ایک مرض میں مبتلا ہو گیا، کسی طبیب کے علاج سے فائدہ نہ ہوا، ابو عمر عجمی کے مشورے سے منکہ کو ہندوستان سے بلایا گیا، اس کے علاج سے مرض جاتا رہا، ہارون نے اس کے صلہ میں بڑے گراں قدر انعامات سے نوازا۔

اسی طریقہ سے ایک مرتبہ رشید کا چچیرا بھائی ابراہیم ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا، کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوا، زندگی کی امید باقی نہ رہی، یحیٰی برمکی کے مشورے سے صالح بن بھلہ کو ہندوستان سے بلایا گیا اس نے بڑے معرکہ کا علاج کیا اس سے ابرہیم شفایاب ہو گیا، ہارون رشید اس کے علاج سے بہت متاثر ہوا اور انعام و اکرام سے نوازا، قفطی نے مرض اور علاج کی پوری تفصیل لکھی ہے۔

اس سے انکار نہیں کہ مسلمانوں کے ۱۴سو سالہ طویل دورِ حکومت میں ظلم و زیادتی کے واقعات بھی مل جائیں گے، مگر ایسے واقعات سے کسی قوم بلکہ اپنی قومی حکومت کی تاریخ بھی خالی نہیں ہے، دوسری قوموں کی طرح مسلمانوں میں بھی اچھے بُرے ہر طرح کے حکمراں ہوئے ہیں، ظالم حکمرانوں کے ظلم و ستم سے خود مسلمان کب محفوظ رہے۔

© rasailojaraid.com